Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ — اتوار ۷، ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۳۰۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش، ۳۰۔ مئی ۱۹۹۳ء — نمبر ۱۲۳

نیک دل اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو

چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امامت اور شوریٰ میں مشترکہ طور پر جماعت احمدیہ کی جان ہے

انتخاب کے وقت صاحب تقویٰ معزز دکھائی دے تو یہ جماعت کبھی مر نہیں سکتی

جب کوئی دعا پوری ہونے کی منّت مانگیں تو خدا بظاہر نہ بھی قبول کر رہا ہو تو اپنی منّت کو ضرور پورا کردیں

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ جو مواصلاتی سیّاروں کے ذریعے
۲۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش (۲۔ اپریل ۱۹۹۳ء) کو بیت الفضل لندن سے براہِ راست ساری دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات کی آیت ۱۴ کے بارے میں فرمایا:

امامت کے بعد شوریٰ سب سے اہم نظام ہے

"اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! اے انسانو!! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہیں بڑے بڑے گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (۔) لیکن تمہاری یہ گروہی اور قبائلی تقسیمیں تمہاری عزت کا نشان نہیں ہیں۔ کیونکہ تم میں سے سب سے معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہے (۔) اللہ تعالیٰ بہت جانتا ہے اور بہت خبر رکھتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج ربوہ میں مجلس شوریٰ پاکستان کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر جو پیغام میں نے لکھ کر بھجوایا تھا وہ سنا دیا گیا ہوگا اور افتتاح کی باقاعدہ کارروائی بھی ہو چکی ہے اور غالباً اس وقت تو وہ تمام نمائندگان مختلف محلوں میں (بیوت الذکر) میں بیٹھے اس خطبہ میں شریک ہوں گے کیونکہ وہاں مجلس شوریٰ کا وقت ختم ہو چکا ہے اور مختلف سب کمیٹیاں بن چکی ہیں اور اب وہ اپنے اپنے مقامات پر جاکر (اللہ نے چاہا تو) کل کی کارروائی کے لئے غور و خوض شروع کریں گے۔ میں نے چونکہ تحریری طور پر اپنا افتتاحی پیغام بھجوا دیا تھا اس لئے خیال نہیں تھا کہ مجلسِ شوریٰ سے براہِ راست مخاطب ہوں لیکن ناظر صاحب اعلیٰ نے بہت زور کے ساتھ یہ تحریک کی ہے کہ مجلسِ شوریٰ کے ممبران کی یہ خواہش ہے کہ آپ آج خطبہ میں ہمیں براہِ راست بھی مخاطب ہوں۔ پس اس غرض سے میں نے ان کو نصیحت کرنے کے لئے اس آیت کا انتخاب کیا ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مجلسِ شوریٰ جماعت کا ایک بہت ہی اہم نظام ہے اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ (امامت) کے بعد سب سے اہم نظام شوریٰ کا نظام ہے اور شوریٰ کے نظام کے ساتھ جماعت کی زندگی وابستہ ہے۔ پس ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ (امامت) میں اور شوریٰ میں مشترکہ طور پر جماعت احمدیہ کی جان ہے اور جماعت احمدیہ کی جان اگر (امامت) اور شوریٰ میں ہے تو (امامت) اور شوریٰ کی جان تقویٰ میں ہے کیونکہ (امامت) تقویٰ کے بغیر بے معنی اور بے حقیقت ہے اور مجلس شوریٰ بھی تقویٰ کے بغیر محض ایک قالب ہے، ایک جسم ہے۔ جس میں کوئی روح نہیں ہے۔ ان دو باتوں کو اگر مجلسِ شوریٰ کے ممبرانِ پیشِ نظر رکھیں اور جماعت احمدیہ کے افراد کل دنیا میں ان کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ پر کبھی موت واقع نہیں ہو سکتی۔ (امام جماعت) میں احمدیت کی جان میں نے نہیں کہا۔ (امامت) احمدیہ میں احمدیت کی جان ہے اور مجلسِ شوریٰ میں جان ہے نہ کہ ان ممبران میں جو آج وہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان دو باتوں کو آپ مناصب کے طور پر لیں اور یہ جو منصب ہیں ان میں اگرچہ بہت تقدس پایا جاتا ہے لیکن اس تقدس کا جماعت کے تقویٰ کے ساتھ ایک براہِ راست رشتہ ہے۔ (امام جماعت) کا تقویٰ ذاتی بھی ہوتا ہے لیکن وہ جماعت جو اُسے منتخب کرتی ہے اس کے تقویٰ کا (امام جماعت) کی ذات سے بہت گہرا تعلق ہے چنانچہ قرآن کریم نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ یہ دعا کیا کرو کہ (۔) اے ہمارے ربّ! ہمیں متقیوں کا امام بنانا کیونکہ غیر متقیوں کی امامت اگر متقی بھی ہو تو تب بھی بے جان رہتی ہے کیونکہ جس جسم سے دماغ نے یا دل نے کام لینا ہو اس جسم میں بھی تو صلاحیت ہونی چاہیئے اور جسم کی صلاحیت دماغ اور دل دونوں پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہے۔ اگر جماعت تقویٰ سے عاری ہو تو (امامت) اپنی ذات میں اکیلی لمبا عرصہ تقویٰ کی باریک راہوں پر نہیں چل سکتی کیونکہ جب غیر متقیوں سے واسطے پڑتے ہیں تو لیڈر شپ برباد ہو جایا کرتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جماعت غیر متقی ہو اور (امامت) کے تقویٰ کی لمبے عرصہ تک حفاظت کی جا سکتی ہو۔ ایک عرصہ تک تو انفرادی طور پر ہو سکتی ہے لیکن تقویٰ کی حفاظت (امامت) کے نظام میں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ (امامت) ایک شخص کا نام نہیں ہے بلکہ (امامت) ایک نظام ہے۔ پس جب میں کہتا ہوں کہ (امامت) میں تقویٰ کی حفاظت نہیں ہو سکتی تو مراد یہ ہے کہ (امام) خواہ متقی ہی رہے مگر وہ نظام جو جماعت کے تقویٰ کا آئینہ دار ہے۔ وہ نظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

(امامت) ہے ۔ وہ گندا ہو جائے گا اور اس کے نتیجہ میں جماعت کی صحت پر بہت برا اثر پڑے گا ۔ یہی حال مجلسِ شوریٰ کا ہے ۔ پس اس مضمون کو آپ کے سامنے مزید کھول کر رکھنے کے لئے میں نے اس آیت کریمہ کا سہارا لیا ہے (۔) مناصب کا ایک تعلق عزت سے بھی ہوا کرتا ہے لیکن قرآن کریم نے عزت کا جو نظریہ پیش فرمایا ہے اس میں عزت کو مناصب میں نہیں رکھا بلکہ تقویٰ میں رکھ دیا ہے یعنی منصب تبھی تک عزت کے لائق ہے جب تک وہ تقویٰ کے نور سے بھرا ہوا ہو ۔ منصب جب تقویٰ سے خالی ہو جائے تو عزت سے خالی ہو جاتا ہے ۔ فرمایا تمہاری عزت کے معیار جو کچھ بھی ہوں لیکن خدا کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اور اس مضمون میں ایک یہ بات بھی بیان فرما دی کہ وہ لوگ جو مناصب پر فائز نہیں ہوتے وہ بھی کسی گھاٹے میں نہیں ۔ مناصب کے نتیجہ میں انسان کو خدمت کا زیادہ موقعہ ملتا ہے لیکن خدا کے ہاں عزت کا مقام پانے کے لئے منصب ضروری نہیں تقویٰ ضروری ہے ۔ پس اگر منصب تقویٰ سے خالی ہو گا تو اللہ کے ہاں وہ منصب عزت سے خالی ہو جائیگا ۔ اگر منصب تقویٰ سے بھرا ہوا ہو گا تو وہ منصب بھی عزت کے لائق اور وہ تمام افراد جماعت جو اپنی اپنی جگہ بغیر مناصب کے صاحبِ تقویٰ ہیں وہ بھی خدا کے حضور عزت کا مقام پائیں گے ۔

انتخاب کے وقت دنیاوی مناصب پر نظر نہ رکھیں

یہ نکتہ اس لئے بہت غور سے سننا اور سمجھنا چاہئیے کہ اس کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ہمارے انتخابی نظام میں فتور واقع ہو جاتا ہے ۔ جب مجلسِ شوریٰ کے ممبروں کا انتخاب ہوتا ہے ، جب عہدیداروں کا انتخاب ہوتا ہے اس وقت اگر اس دائمی زندگی کے اس مرکزی نکتہ پر نظر نہ ہو تو اس کے بد اثرات انتخاب پر ضرور واقع ہوتے ہیں اور ضرور انتخابات کی کیفیت گندی ہو جاتی ہے اور ضروری نہیں کہ اس کے نتیجہ میں جو شخص چُنا جائے وہ بھی غیر متقی ہو ۔ یہ لازم ملزوم نہیں ہیں بعض اوقات اتفاق سے ایک متقی شخص جماعت میں نمایاں طور پر ابھر رہا ہوتا ہے اور وہ دیگر لحاظ سے صاحب منصب بھی ہوتا ہے وہ انتخاب کے نتیجہ میں آگے آ جاتا ہے لیکن یہ رجحان اپنی ذات میں بہت ہی خطرناک ہے کہ انتخاب کے وقت دیگر دنیاوی مناصب پر نظر ہو اور تقویٰ سے بے نیاز ہو کر کوئی جماعت انتخاب کرے ۔ اس سلسلے میں جو سب سے اہم بات میں آپ کو سمجھا سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ کی پسند اللہ کی پسند کے مطابق رہی تو آپ کی پسند اچھی ہے اور اس پسند کے نتائج ہمیشہ اچھے نکلیں گے ۔ اللہ کی پسند سے آپکی پسند مختلف ہو گئی اور بیچ میں فاصلے پڑ گئے تو آپ کی پسند کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہے گی ۔ پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا مضمون اسطرح سمجھایا کہ (۔) اللہ کی پسند تو تقویٰ ہے ۔ اللہ کو تو وہی معزز دکھائی دیتا ہے جو صاحب تقویٰ ہو ۔ اگر تمہارے ہاں عزتوں کے معیار بدل گئے ہیں تو وہ معیار بگڑ چکے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ۔ پس اگر جماعت کو انتخاب کے وقت صاحبِ تقویٰ ہی معزز دکھائی دیتا ہو تو یہ وہ جماعت ہے جو کبھی مر نہیں سکتی ۔ اگر انتخاب کے وقت صاحب تقویٰ معزز دکھائی نہ دیتا ہو بلکہ اپنا رشتہ دار معزز دکھائی دیتا ہو اپنے گروہ کا لیڈر معزز دکھائی دیتا ہو ۔ کسی قوم سے تعلق رکھنے والا معزز دکھائی دیتا ہو ۔ کوئی بڑا زمیندار صاحب اثر دکھائی دیتا ہو ۔ کوئی صاحبِ دولت امیر انسان معزز دکھائی دیتا ہو تو ایسے انتخاب خدا کی نگاہ کے انتخاب نہیں ہیں (۔) پس جب تک بگڑے ہوئے نظام پر خدا کا نمائندہ پہلے مقرر نہ کیا جائے انتخابی اداروں میں یا انتخابی نظام میں تقویٰ داخل ہی نہیں ہو سکتا ۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دنیا میں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا (۔) امامت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحبِ تقویٰ سمجھتا ہے اور اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد پیدا کرتا ہے ۔ وہ دہی کے قطرے کی طرح دودھ میں جاگ بن جاتا ہے اور جو بھی لوگ اس کے ارد گرد اکٹھے ہوتے ہیں وہ (۔) تقویٰ پاکر متقی ہونے شروع ہو جاتے ہیں ۔ پھر ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلاتا ہے ۔ اگر وہ متقی نہ ہوں تو ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلا ہی نہیں سکتا (۔) پس (امامت) کے ساتھ جماعت کے تقویٰ کا بہت گہرا تعلق ہے ۔ اگر جماعت متقی ہو گی تو اس کا انتخاب خدا کا انتخاب ہو گا اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر پڑے گی اور اسکی عزتوں کا معیار تقویٰ رہے گا ۔ یہ بات (امامت) سے اتر کر درجہ بدرجہ جماعت کے ہر عہدے پر چسپاں ہوتی ہے جس کا انتخاب کیا جاتا ہے ۔

خدا کی محبت کھو دینے کا خوف تقویٰ کی جان ہے

اب میں مجلسِ شوریٰ کی طرف واپس آتا ہوں ۔ مجلسِ شوریٰ کے نمائندوں کا انتخاب اگر تقویٰ کی بناء پر ہوا اور تقویٰ کی بناء پر ہوتا ہے تو وہ لوگ جو مجلسِ شوریٰ میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہیں ان کی نظر کسی گروہی مفاد پر نہیں ہو گی ۔ کسی ذاتی تعلق یا ذاتی عناد پر نہیں ہو گی ۔ ان کے فیصلے خالصۃً للہ ہوں گے ۔ ان کی نظر ہمیشہ اللہ کی رضا پر رہے گی ۔ وہ یہ سوچیں گے کہ ہمارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے ۔ اسی کا نام تقویٰ ہے ۔ وہ شخص جو اپنے محبوب کی محبت کھو دینے کے خوف میں زندگی بسر کرتا ہو وہی متقی ہے ۔ پس جو ہر لحظہ یہ سوچتا ہو کہ کہیں اس بات سے تو میرا خدا ناراض نہیں ہو جائے گا ، اُس بات سے تو میرا خدا ناراض نہیں ہو جائیگا ۔ محبت کھو دینے کا یہ خوف ہے جو حقیقت میں تقویٰ کی جان ہے ۔ پس اس پہلو سے جب وہ مشوروں کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں ، ان میں طعن و تشنیع ، ہوشیاروں میں چالاکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کا تصوّر ، ایک دوسرے سے بہتر تقریر کرنے کا تصوّر ۔ ایک دوسرے کے دلائل کو ردّ کرتے ہوئے ذاتی فخر کا خیال کہ ہم نے یوں مارا ۔ ایسی دلیل دی کہ کمال کر دیا اور ووٹ زیادہ حاصل کرنے کا تصوّر ۔ یہ ساری باتیں اس مجلس سے BANISH (ختم) ہو جاتی ہیں جو تقویٰ پر مبنی ہوں ۔ ان کو دیس نکالا مل جاتا ہے ایسے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں جو جیتیں تب ان پر کوئی فرق نہیں پڑتا ، ہاریں تب اُن پر کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ ایک شخص اکیلا رہ جائے اور اپنی بات پر قائم ہو تو وہ اس وجہ سے اپنی بات پر قائم ہو گا کہ اس کے نزدیک خدا کو یہ بات پسند ہے ۔ اس کو ذرہ بھی فرق نہیں پڑتا کہ باقی لوگوں نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں کی وہ پوری طرح اطمینان سے بیٹھے گا ۔ کسی نفسیاتی مرض کا شکار نہیں ہو گا ۔ پس تقویٰ انسان کی ذہنی نفسیاتی اور قلبی حفاظت کے لئے انتہائی ضروری ہے ۔ اس کے بغیر کوئی صحت بھی باقی نہیں رہتی ۔ پس مجلس شوریٰ کو منتخب کرتے وقت جن لوگوں نے منتخب کیا ان کے تقویٰ کی جھلک مجلسِ شوریٰ میں ظاہر ہو گی اور اگر غلطی سے کچھ غیر متقی لوگ آ گئے ہیں تو بعض دفعہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ منتخب کرنے والوں نے ہی غلطی کی ہو ۔ بعض دفعہ لاعلمی کے پردے بیچ میں حائل ہو جاتے ہیں ۔ ایک شخص اپنے ساتھیوں کو متقی دکھائی دیتا ہے مگر خدا کے نزدیک وہ متقی نہیں ہوتا ۔ پس یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے متعلق سو فیصدی یقین کے ساتھ ہم کہہ سکتے ہوں کہ اگر متقیوں نے انتخاب کیا ہے تو وہ لازماً متقی ہو گا ۔ یہ ایک احتمال رہتا ہے لیکن متقیوں کی جتنی بڑی تعداد ہو اتنا یہ احتمال کم ہوتا چلا جاتا ہے مگر ایک دور کا احتمال ضرور موجود ہے ۔

انتخاب سے پہلے دعا ضرور کریں

ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ساتھ دعا کی جائے ۔ تقویٰ محض اکیلا کام نہیں کر سکتا ۔ جب تک دعا اس کے ساتھ شاملِ حال نہ ہو ۔ پس مجلسِ شوریٰ کے انتخاب کے وقت بھی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس موقعہ پر بلکہ دیگر انتخابات کے موقعہ پر بھی اگر پہلے دعا کا رواج قائم کیا جائے اور جہاں تک مجھے یاد ہے یہ رواج موجود ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بہت سی جماعتوں کو اس سے واقفیت نہ ہو ۔ ہمیشہ انتخاب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے ضرور دعا کرنی چاہیئے اور تقویٰ کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے یہ التجا کرتے ہوئے دعا کرنی چاہیئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری پسند تیری پسند ہو ہم چاہتے ہیں کہ تیری پسند ہماری پسند ہو جائے۔ ہماری پسندوں کے فاصلے مٹ جائیں لیکن ہم لاعلم ہیں جیسا کہ تو نے خود فرمایا کہ (-) اللہ بہتر جانتا ہے تمہیں کیا پتہ کون متقی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون متقی ہے تو عاجزانہ عرض کی ہے کہ اے خدا! ہم اکٹھے تو تیری رضا کے مطابق انتخاب کرنے کے لئے ہوئے ہیں مگر پوری طرح یقین سے کہہ نہیں سکتے کہ تیری رضا کیا ہے کیونکہ جسے ہم متقی سمجھتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ متقی نہ ہو۔ پس ہم تیرے حضور عاجزانہ جھکتے ہیں۔ تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ ہمارے انتخاب کو سچا انتخاب بنا دے اپنا انتخاب بنا دے پس وہ انتخاب ہے جو خدا کا انتخاب ہوتا ہے اور یہ انتخاب جتنا نچلی سطحوں پہ اترتا ہوا، گراس روٹ لیول پہ پہنچتا ہے اتنا ہی زیادہ عمدہ (امامت) کا انتخاب ہو گا کیونکہ ایک دفعہ تو تقویٰ کی حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہے (اوپر) سے تقویٰ اترتا ہے اور نیچے تک تقویٰ کا رس گھلتا چلا جاتا ہے۔ تقویٰ کا پانی جڑوں تک پہنچ کر ان میں سرایت کر جاتا ہے۔ پھر اُن سے جو نشوونما اٹھتی ہے وہ مبنی بر تقویٰ ہوا کرتی ہے اور اس جماعت کے جو نمائندگان پھر آخر پر آکر آئندہ کبھی (امامت) کا انتخاب کرتے ہیں تو ان کا انتخاب بلاشبہ اللہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ یہ معنی ہیں ورنہ محض دعووں میں تو کوئی حقیقت نہیں۔ ہم دنیا کو کہتے رہیں کہ (امامت) کا انتخاب خدا کا انتخاب ہے ان کی سمجھ میں یہ بات آ نہیں سکتی جب تک اس طریق پر اُن پر ثابت نہ کیا جائے اور یہ ایک ایسی واضح کھلی ہوئی حقیقت ہے جو قابلِ فہم ہے۔ اگر (-) تقویٰ (-) ساتھیوں میں سرایت کر گیا ہے اور انہوں نے انتخاب کیا ہے اور اگر اس تقویٰ کی حفاظت کی گئی ہے اور نسلاً بعد نسلٍ یہ تقویٰ قائم رکھا گیا ہے تو لازماً ہر انتخاب خدا کا انتخاب ہو گا۔ صرف (امامت) ہی کا نہیں امارت کا انتخاب بھی خدا کا انتخاب ہو گا۔ صدارت کا انتخاب بھی خدا کا انتخاب ہو گا۔ زعامت کا انتخاب بھی خدا کا انتخاب ہو گا۔ اس ساری مجموعی صورتحال کا نام (امامت) ہے اور اس کی زندگی تقویٰ میں ہے۔ پس مجلس شوریٰ کو اگر آپ نے زندہ رکھنا ہے اور قائم اور دائم رکھنا ہے تو اس کے تقویٰ کی حفاظت کریں اور اس کے تقویٰ کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان جڑوں کی سطح پر نظر رکھیں جہاں سے تقویٰ کے پودے نے نشوونما پائی ہے۔ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔ حضرت (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا تقویٰ پر جو یہ شعر ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہی مضمون ہے جو میں خوب کھول کر آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے پہلا مصرعہ حضرت (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا اپنا مصرعہ تھا۔ جس طرح بعض دفعہ ہوتا ہے کہ ایک شاعر ایک مصرعہ کہہ کر کچھ اٹک سا جاتا ہے اسکی شان کا، بعینہٖ اس کا ہم پلہ مصرعہ بعد میں اس کے ذہن میں نہیں آرہا ہوتا اور اس وقت پھر بعض دفعہ دوسرے شعراء ایک اور مصرعہ مہیا کر کے اس کے شعر میں نصف کے حصہ دار بن جاتے ہیں اور بعض دفعہ تو اتنا اچھا مصرعہ دے دیتے ہیں گویا سارا شعر ہی ان کا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ ایسے ہی پیار کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حضرت اقدس (بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جب یہ مصرعہ کہا ؏ "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے" تو سوچ ہی رہے تھے کہ اب اس کے بعد کیا کہوں۔ سب سے بڑی بات تو کہہ دی کہ "ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے" پھر کیا باقی رہا۔ تب (اللہ نے فرمایا) "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے" اور کس شان کے ساتھ مضمون مکمل ہو گیا۔ جڑ تو ہے مگر اس جڑ کو باقی رکھنا تمہارا کام ہے۔ اگر اس جڑ کو باقی رکھو گے تو سب کچھ باقی رہے گا۔ پس اگر نظام شوریٰ کو باقی رکھنا ہے۔ اگر نظام (امامت) کو باقی رکھنا ہے تو تقویٰ کی جڑ کو باقی رکھیں اور یہ پیغام اپنے سب بھائیوں کو دیں۔ پہلے تو میں کہا کرتا تھا کہ جب واپس جائیں تو میری طرف سے یہ پیغام پہنچائیں لیکن اب تو میں سب کو مخاطب ہو کر خود کہہ رہا ہوں کہ جو میں شوریٰ کو کہہ رہا ہوں تمہیں بھی کہہ رہا ہوں۔ تم میں سے ہر ایک سے مخاطب ہوں۔ اس مضمون کو اچھی طرح سمجھ لو اور اپنے ہر انتخاب سے غیر اللہ کو خارج کر دو۔ اپنی چودھراہٹوں کو خارج کر دو۔ اپنی دوستیوں کو خارج کر دو۔ اپنی دشمنیوں کو خارج کر دو۔ اپنے تعلقات کو خارج کر دو۔ ایک ہی تعلق قائم رکھو اور وہ اللہ سے تمہارا تعلق ہے۔ تقویٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتخاب کرو تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ قیامت تک یہ جماعت مر نہیں سکے گی۔ بڑھتی چلی جائے گی اور بڑھتی چلی جائے گی اور بڑھتی چلی جائے گی۔ پس مجلس شوریٰ کی جان تقویٰ میں ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ مجلس شوریٰ کا انتخاب کرنے والوں نے تقویٰ ہی سے کام لیا ہو گا اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہو گی تو دعاؤں نے وہ کمی پوری کر دی ہو گی۔

پس آئندہ بھی دنیا بھر میں جہاں بھی جماعت اس پیغام کو سن رہی ہے وہ یاد رکھیں کہ اپنے ہر انتخاب کا آغاز دعا سے کیا کریں اور دعا میں یہ بات خصوصیت سے پیش نظر رکھیں کہ ہم خدا کی پسند کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ اس واضح پیغام کے ساتھ جو انسان اپنے نفس کو دیتا ہے انسان کی سوچ میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جانے سے پہلے انسان سوچ رہا ہوتا ہے کہ فلاں بھی میرا دوست ہے۔ فلاں بھی ہے۔ فلاں نے غالباً فلاں کو صدر بنانے کی کوشش کرنی ہے اور وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں فلاں اچھا ہو گا۔ تقویٰ کے لباس پہنائے ہوتے ہیں اپنی نیتوں کو مگر بعض دفعہ بودے اور گندے لباس ہوتے ہیں۔ نام تقویٰ کا لباس ہوتا ہے تو اس قسم کی سوچیں سوچ کر لوگ انتخابات میں پہنچا کرتے ہیں۔ وہاں جب دعا شروع ہو تو ایک دم انسان اپنے آپکو یاد کرائے کہ میری پسند کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ میری پسند کی نہ اسکی پسند کی، جس کی رضا کی خاطر ہم اکٹھے ہوئے ہیں اسکی پسند کی اصل حقیقت ہے۔ پس اے خدا مجھے تو اپنی پسند عطا فرما دے۔ میری آنکھوں کا ٹیڑھا پن دور کر دے۔ میری آنکھوں پر اگر تعصب کے یا کسی تعلق کے کوئی پردے حائل ہیں تو ان پردوں کو کاٹ کر الگ پھینک دے۔ مجھے اپنی رضا دکھا۔ اپنی رضا کی راہیں دکھا۔ اسی کو ووٹ دینے کی توفیق عطا فرما جو تیرے نزدیک متقی اور تیرے نزدیک سب سے معزز ہے۔ یہ دعا کرتے ہوئے جو جماعت اپنے انتخاب کرتی ہے مجھے یقین ہے اور ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کی حفاظت فرمائے گا اور ہر ایسا انتخاب جو ان دعاؤں کے ساتھ اور تقویٰ کی کوشش کے ساتھ کیا جائے گا بفضلہ تعالیٰ وہ اللہ ہی کا انتخاب ہو گا۔

تقویٰ کی جان عبادت میں ہے

اس ضمن میں ایک اور اہم بات جو میں آپ کے سامنے یعنی مجلس شوریٰ ہی کے نہیں بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تقویٰ کی اپنی جان بھی تو کسی قالب میں ہے نا۔ اور وہ ہے کیا؟ تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے۔ وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے۔ قرآن کریم نے نماز کے متعلق فرمایا ہے کہ (نماز فحشا منکرات اور بغاوت سے روکتی ہے) وہ تمام چیزیں جن میں ملوث ہونے کے نتیجہ میں اللہ کی رضا ہاتھ سے جاتی ہے وہ بیان فرما دیں اور فرمایا نماز ان کی حفاظت کرتی ہے۔ پس تقویٰ کی اپنی جان عبادت میں ہے۔ اسی لئے عبادت کے اوپر میں غیر معمولی زور دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن لفظ "غیر معمولی" محض محاورہ ہے۔ عبادت پر غیر معمولی زور دیا ہی نہیں جا سکتا۔ ہر زور جو ہے وہ دے دیں تب بھی وہ "معمولی" دکھائی دے گا کیونکہ عبادت میں تو سب کچھ ہے۔ اس کے سوا کچھ بھی باقی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اپنی بہت سی مجبوریاں پیش کیں اور ان مجبوریوں کے نتیجہ میں اس نے کہا میں گڈریا ہوں۔ میرے کپڑے کئی دفعہ جانوروں کے پیشاب میں لت پت ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ اور کئی پہلوؤں سے گندے ہو جاتے ہیں۔ مصروفیتیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ تو اتنی لمبی تقریر کے بعد پوچھا یہ کہ کیا ان حالتوں میں مجھے نماز سے رخصت مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نماز نہیں تو پھر رہا کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ جب عبادت ہی نہیں تو پھر دین کیسا۔ پس عبادت تو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتی۔ عبادت کو اچھا کرنے کے لئے آپکو اچھا بننا پڑتا ہے لیکن اگر اچھا نہ بھی بن سکیں تب بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت لازم ہے وہ تو کسی حالت میں نہیں ٹلے گی۔ پس عبادتوں کو قائم کریں۔

خوشی کی خبر

اس پہلو سے میں ایک خوشی کی خبر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے مجھے بہت خوشی پہنچی۔ ساری جماعت کو بھی اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ میں نے اپنے خطبہ جمعۃ الوداع میں یہ کہا تھا کہ مجھے ابھی سے فکر لگ رہی ہے کہ عید کے دن (بیوت الذکر) کا کیا حال ہوگا۔ وہ (بیوت الذکر) جو جمعۃ الوداع میں بھر گئی ہیں وہ عید والے دن کہیں نمازیوں کو تلاش نہ کریں اور ان پر بے رونقی نہ آجائے کہ سارے لوگ اپنی عبادتیں جمعۃ الوداع کے ساتھ ہی وداع کر بیٹھے ہوں۔ اللہ کے فضل سے اس سلسلہ میں مجھے جو پہلی رپورٹ ملی وہ ربوہ کی طرف سے تھی وہاں تقریباً ساری رات خدام اور انصار اور بچے منصوبے بناتے رہے اور پھر نماز سے کافی وقت پہلے علی الصبح انہوں نے گھر گھر کی کنڈی کھٹکھٹائی اور اس کے نتیجہ میں عید والے دن اتنے نمازی اکٹھے ہوئے کہ بعض لکھنے والوں نے جو انتظام سے الگ لکھنے والے ہیں یعنی انتظام میں شامل نہیں تھے بلکہ زائر تھے انہوں نے لکھا کہ ہم نے ربوہ کی (بیوت) میں اور تمام (بیوت) میں آج تک کبھی صبح کے نمازی اتنی تعداد میں نہیں دیکھے جتنے عید والے دن تھے تو آپ نے تو یہ کہکر میری عید بنادی اور باقی جماعتوں کی طرف سے بھی اسی قسم کی خوشیوں کی خبریں ملی ہیں لیکن اس عید کو دائمی کریں تو مزہ ہے۔ عارضی عیدوں کا کیا فائدہ جو اپنے پیچھے غم چھوڑ جائیں۔ اس لئے نماز کو چمٹ جائیں اور اس کو ایک دائمی حقیقت بنائیں۔ یہ آپ کی زندگی کا ایک ایسا جزو ہو جیسے سانس ہوا کرتے ہیں۔ سانسوں کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح حقیقت میں عبادت کے بغیر بھی کسی انسان کی یا قوم کی روحانی زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ پس ایک تو باہر سے کنڈی کھٹکھٹانے والے ہیں جو اس دن آپ نے مہیا کئے ہیں۔ یہ کنڈی کھٹکھٹانے والے مستقل مزاجی سے کنڈیاں نہیں کھٹکھٹا سکتے۔ مجھے انتظاموں کا لمبا تجربہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کی مختلف سطح پر میں نے کام کئے ہوئے ہیں اور مختلف تنظیموں میں کام کئے ہوئے ہیں۔ کچھ عرصہ تک لوگ جوش دکھاتے ہیں۔ کنڈیاں کھٹکھٹا دیتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد آہستہ آہستہ تھک کر وہ رہ جاتے ہیں اور وہ لوگ جن کو بار بار سہارا دیکر آگے لیجانے کی عادت پڑ گئی ہو جب سہارا نہیں رہتا تو وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی دائمی علاج نہیں ہے۔ ایک دن کی خوشی تو ہے لیکن کوئی ایسی خوشی نہیں جو ہمیشگی کی خوشی بن چکی ہو۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ہر نفس کے اندر سے ایک کنڈی کھٹکھٹانے والا پیدا ہو جائے اس سے بہتر کوئی کنڈی کھٹکھٹانے والا نہیں جو ضمیر میں سے جاگ اٹھے اور انسان کو بے چین کر دے جب تک وہ زندہ رہے جب تک وہ سانس لیتا رہے وہ ضمیر کا کنڈی کھٹکھٹانے والا ضرور کنڈی کھٹکھٹاتا رہے گا۔ وہ کبھی نہیں تھکا کرتا بلکہ وقت کے گزرنے کے ساتھ وہ زیادہ طاقتور ہو کر ابھرتا ہے اور یہ وہ نفسیاتی حقیقت ہے کہ جسے قومیں اگر پیش نظر رکھیں تو جینے کا راز بھی مل جائے گا اور مرنے کا راز بھی مل جائیگا کیونکہ یہ کنڈی کھٹکھٹانے والا بدی کے لئے بھی کھٹکھٹاتا ہے اور نیکی کے لئے بھی کھٹکھٹاتا ہے۔ آپ اس کو جتنا بدی کا چسکا ڈالیں اتنا ہی قوت اور زور کے ساتھ وہ بدی کی کنڈیاں کھٹکھٹاتا ہے۔ جن کو راتوں کو اٹھ کر گناہ کرنے کی عادت ہے ان کا یہ کنڈی بردار، کنڈی کھٹکھٹانے والا راتوں کو ان کو جگاتا ہے چین نہیں لینے دیتا۔ جب تک وہ اپنے گناہوں کی تمناؤں کو پورا نہ کر لے۔ ایک نیکیوں کا کنڈی کھٹکھٹانے والا بھی ہوا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر طرف کنڈی کھٹکھٹا کر نئی طاقت پاتا ہے۔ نیا عزم اور نیا ولولہ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے کھٹکھٹانے میں زیادہ شوکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تھکتا کبھی نہیں۔ پس اپنے ضمیر کے کنڈی کھٹکھٹانے والوں کو جگائیں اور ہر وہ شخص جو میری بات کو سن رہا ہے وہ اپنے ضمیر میں اس جگانے والے کو تلاش کرے۔ وہ سویا ہوا ہے وہ جاگ جائے تو ہو نہیں سکتا کہ نمازی سو جائیں۔ اس کو جگانے کی ضرورت ہے اور جب وہ جاگ جائے تو شیطان کے اثر سے باہر چلا جاتا ہے۔ شیطان دخل بھی دے تو پچھتاتا ہے۔

نماز کے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ

ایک بزرگ کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ بہت نمازی تھے۔ نمازوں سے بہت شغف تھا۔ ایک دفعہ نماز کے لئے اٹھے تو شیطان نے بہلا کر دوبارہ سلادیا کہ ابھی تو بہت وقت پڑا ہے۔ تھک گئے ہو تھوڑا سا آرام کرو۔ پھر اٹھ جانا اور اسطرح ان کی نماز ضائع ہو گئی۔ پہلی نماز تھی جو ضائع ہوئی۔ ان کو اتنا صدمہ پہنچا، اتنا صدمہ پہنچا کہ سارا دن اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگتے ہوئے روتے اور چیختے گزر گیا۔ دوسرے دن جب سوئے ہیں تو نماز سے پہلے کسی جگانے والے نے ان کو جگایا کہ اٹھو، نماز پڑھو۔ انہوں نے کہا: ہاں میں اٹھتا ہوں لیکن تم ہو کون؟ اس نے کہا: میں شیطان ہوں۔ انہوں نے کہا: شیطان نماز کے لئے جگانے کے لئے آیا ہے۔ اس نے کہا ہاں: ہاں کل مجھ سے بڑی غلطی ہوئی تھی۔ کل جو میں نے تمہیں سلادیا اور تم اتنا پچھتائے ہو۔ اتنا روئے ہو کہ خدا تم سے اتنا راضی ہوا کہ کبھی کسی نماز پڑھنے والے سے ایسا راضی نہیں ہوا ہوگا تو میں تو خدا کی ناراضگی دینے کے لئے آتا ہوں۔ میں کیا غلطی کر بیٹھا۔ اب میں تمہیں جگانے کے لئے آیا ہوں تاکہ خدا دوبارہ تم سے اتنا راضی نہ ہو جائے۔

اب اسے ایک حکایت کہہ لیں یا کسی شخص کی سوچی ہوئی ایسی تدبیر ہے جس کا ضمیر نماز میں اٹک چکا ہو۔ نمازی بن چکا ہو۔ اس سے جب بھی نماز میں غفلت ہوتی ہے اس کو شدید کچوکے ملتے ہیں اور اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ اس تکلیف کے نتیجہ میں گناہ کی بجائے اس کو ثواب ملتے ہیں اور اگلی نمازوں کے لئے مزید طاقت نصیب ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کتنی ہی بار جہاد میں غزوات میں حصہ لیا اور بڑے بڑے دکھ اٹھائے، بڑی تکلیفیں اٹھائیں لیکن کسی تکلیف کا، کسی دکھ کا کوئی شکوہ آپکے ہاں نہیں ملتا سوائے ایک دفعہ کے۔ جنگ احزاب کے موقعہ پر جبکہ دشمن نے ایک دن اتنا مصروف رکھا کہ اپنے وقت پر نمازیں نہ پڑھی جاسکیں اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عشاء کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی پڑھائیں تو اس وقت بڑی حسرت سے کہا کہ ان لوگوں پر لعنت ہو جنہوں نے ہمیں نمازوں سے محروم کر دیا۔ لعنت کے لفظ بولے یا تف کہے یا ویسے ہی اظہار افسوس کیا۔ مجھے قطعی طور پر یاد نہیں لیکن یہ پتہ ہے کہ روایت کرنے والے بتاتے ہیں کہ بے حد دکھ کے ساتھ آپ نے ان کلمات کو ادا فرمایا کہ آج اکٹھی نمازیں قضاء کرنی پڑی ہیں یعنی وقت سے الگ پڑھنی پڑی ہیں تو ایسی نمازیں جو اس دکھ کے ساتھ قضاء کی جاتی ہیں اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ان کا ثواب ان نمازوں سے بہت زیادہ ہے جن کو انسان رسمی طور پر ادا کرتا ہے اور جن کے ہونے نہ ہونے سے اس کے اوپر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوئی نماز کھوئی گئی تب بھی کوئی تکلیف نہیں۔ پڑھی گئی۔ تو خاص لذت کے ساتھ نہیں پڑھی گئی۔ پس ہر نمازی کو جب تک خود نماز کے ساتھ تعلق قائم نہ ہو جائے اس وقت تک ہم حقیقت میں نمازوں کو قائم نہیں کر سکتے اور جو شخص اپنے ضمیر کے تعلق کے نتیجہ میں یعنی جس کے ضمیر کو نماز سے ہمیشہ کی وابستگی ہو جائے، جو اس کے نتیجہ میں نمازیں پڑھتا ہے اس کے تقویٰ کی اللہ حفاظت فرماتا ہے۔ وہ ہے جو حقیقت میں خدا کی نظر میں متقی بنتا چلا جاتا ہے کیونکہ ہر عبادت کے بعد اسے خدا کی طرف سے ایک تقویت نصیب ہوتی ہے اور اس کا تقویٰ آسمان سے اترتا ہے۔ پس میں دنیا کی تمام جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں اور تقویٰ کی حفاظت کرنی ہے تو عبادتوں کی حفاظت کریں اور پھر جب آپ دنیا میں کوئی بھی انتخاب کریں گے تو خواہ وہ مجلس شوریٰ کا ہو یا عہدیداران کا ہو وہ انتخاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا یافتہ ہوگا۔

عید پر ایک غیر معمولی روحانی لذت کا نظارہ

اس ضمن میں اب مختصراً میں آپ کو یہاں کی عید کا بھی ایک قصہ سناتا ہوں۔ یہاں جو عید منائی گئی وہ اس لحاظ سے ایک غیر معمولی عید تھی کہ دنیا میں کہیں عید کی نماز پر اتنے بوسنین اکٹھے نہیں ہوئے تھے جتنے اسلام آباد میں اکٹھے ہوئے اور ایک غیر معمولی روحانی لذت کا نظارہ تھا جب مختلف علاقوں سے آئے ہوئے بوسنین بسوں سے اترتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف بڑھتے تھے۔ ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے پیار سے متأثر ہو کر ان کے چہروں کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی اور وہاں بعض ایسے ایسے نظارے دیکھے گئے ہیں کہ جنہوں نے دیکھا ہے ان کی روحیں ہمیشہ کے لئے ان سے متأثر ہو

ضمیمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیمی، انتہائی مخلص اور فدائی خادمِ سلسلہ، جیّد عالمِ دین اور بزرگ

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر انتقال فرما گئے

نمازِ جنازہ آج شام ساڑھے پانچ بجے بیت المبارک کے احاطہ میں ادا کی جائے گی

ربوہ: ۲۹۔ مئی۔ احباب جماعت کو نہائت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور فدائی خادم، لسانیات کے عالمی ماہر، قانون کے میدان میں طویل عرصہ جماعتی خدمات انجام دینے والے نہایت بزرگ اور خدارسیدہ وجود امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ۲۸۔ مئی بروز جمعہ کی رات پونے گیارہ بجے فیصل آباد میں اپنی رہائش گاہ واقع چنیوٹ بازار میں انتقال کر گئے۔ ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ حضرت شیخ صاحب کی عمر ۹۷ برس تھی۔

حضرت شیخ صاحب شدید کمزوری اور دیگر عوارض سے کئی ماہ سے بیمار تھے۔ وفات سے چند روز قبل بخار ہوا۔ سینے پر بلغم زیادہ جمع ہو گیا تھا۔ کمزوری اتنی تھی کہ کھانس کر بلغم خارج نہ ہو سکتی تھی۔ ڈاکٹروں نے کوشش کر کے سینہ سے بلغم نکالی لیکن ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر علم لسانیات (فلالوجی) کے عالمی سطح کے ماہر تھے۔ آپ کی لگ بھگ ایک درجن کتب اس بارے میں شائع ہو چکی ہیں جن میں آپ نے عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں (ام الالسنہ) ثابت کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے عربی کو جن زبانوں کی ماں ثابت کیا ہے ان میں نمایاں اور قابل ذکر انگریزی اور سنسکرت وغیرہ زبانیں ہیں۔ اس کے علاوہ ۳۰ ۔ ۳۵ زبانوں کے بارے میں آپ اپنا تحقیقی کام مکمل کر چکے تھے۔

حضرت شیخ صاحب ۱۹۴۹ء سے تاحال یعنی عرصہ ۴۴ سال سے ضلع لائل پور اور پھر فیصل آباد کے امیر چلے آ رہے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کا جو وفد پیش ہوا۔ اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے علاوہ جو چار بزرگانِ احمدیت پیش ہوئے ان میں ایک آپ بھی تھے۔

حضرت شیخ صاحب پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے۔ قیام پاکستان سے پہلے کپور تھلہ میں اور اس کے بعد فیصل آباد میں وکالت کی۔ ہمیشہ چوٹی کے وکلاء میں شمار ہوتا تھا۔ احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت قانون دان طبقہ آپ کا بے حد احترام کرتا تھا۔ حضرت شیخ صاحب کی قانونی خدمات میں نمایاں تاریخی اور قابل تعریف دور وہ تھا جب آپ نے کشمیر کمیٹی کے زیر اہتمام حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی رہنمائی میں اہل کشمیر کی قانونی خدمات سرانجام دیں اور ایک اندازے کے مطابق آپ نے اپنی قانونی جنگ سے ۲۰۰ کے قریب کشمیریوں کو جیلوں سے رہا کروایا۔

حضرت شیخ صاحب نے شدھی کے محاذ پر بھی اہم خدمات انجام دیں۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے جماعتی سطح پر نہایت اہم اور تاریخی خدمات انجام دیں۔ آپ نہایت اہم جماعتی ادارے وقف جدید کے سالہا سال سے صدر چلے آ رہے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی زندگی میں دو سال آپ نے جماعتی مجلس مشاورت کی بھی صدارت کی۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے صاحبزادے تھے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے رفقائے حضرت بانی سلسلہ کا مرتبہ رکھتے تھے۔ چنانچہ چند ماہ قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں حضرت شیخ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے انہیں رفیق حضرت بانی سلسلہ قرار دیا۔ اس سے اگلے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے اس غلطی کی تصحیح فرماتے ہوئے۔ حضرت شیخ صاحب کے بلند مرتبہ کا نہایت اعلیٰ رنگ میں ذکر فرمایا اور فرمایا کہ گویا وہ رفیق ہی ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کئی بار حضرت شیخ صاحب کے بلند مقام کا ذکر فرماتے رہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے خطاب کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ صاحب کی علم لسانیات میں غیر معمولی مہارت اور عربی زبان کی تاریخی خدمات پر انہیں خراجِ تحسین پیش فرمایا اور آپ کی علم لسانیات کی مہارت کو اس علم کے عالمی ماہرین کے ہم پلّہ بلکہ ان سے برتر قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ امامت سے چند سال قبل الفضل میں ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جس میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب کی خدمات اور مقام و مرتبہ کا تعارف کروایا اور نہایت شاندار الفاظ آپ کی تعریف کے لئے استعمال کئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شیخ صاحب جیسے قیمتی نافع الناس وجود کی رحلت پر ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے درجات کو اپنی جناب میں بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

حضرت شیخ صاحب کی نماز جنازہ

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی نماز جنازہ آج ۲۹۔ مئی کو بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے۔ بیت المبارک کے احاطہ میں ادا کی جائے گی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳-۷۸ | اتوار ۷۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ ۳۰۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۳۰۔ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۳

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئی ہیں۔ ایک بس سے ایک ماں اُتری جس کا بچہ بوسنیا میں کھویا گیا تھا اور وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ مر چکا ہے اور ایک دوسری بس سے وہی بچہ جو اس کے نزدیک کھویا گیا تھا وہ اُتر رہا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف اس طرح لپکے ہیں کہ بیان کرنے والے بتاتے ہیں کہ ہم بیان نہیں کر سکتے کہ وہ کیا نظارہ تھا۔ ماں بے اختیار بچے کے گلے سے لپٹی اور بچہ ماں کے گلے سے لپٹا اور روتے ہوئے اس طرح خوشی کے آنسو بہائے ہیں کہ دیکھنے والے بھی رونے لگ گئے لیکن ایک اور نظارہ ایسا تھا کہ دو بہنیں آپس میں ملیں اور بیان کرتے والے بتاتے ہیں کہ ان کا جو ملنے کا نظارہ تھا وہ تو ماں بیٹے کے نظارے سے بھی بڑھ گیا۔ بڑی عمر کی ایک بہن تھی، ایک چھوٹی عمر کی بہن اور بڑی عمر کی بہن سمجھتی تھی کہ میری چھوٹی عمر کی بہن وہاں ضائع ہو گئی اور سفاکوں کے ہاتھ چڑھ گئی۔ اس کے نتیجہ میں اسکی جان کو ایک روگ لگا ہوا تھا۔ اس نے جب ایک بس سے اپنی چھوٹی بہن کو اترتے دیکھا تو اچانک جو اسکی کیفیت ہوئی وہ ناقابلِ بیان ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف دوڑیں اور لپٹ کر اسطرح چیخیں مار مار کر روئی ہیں کہ جہاں جہاں وہ آواز پہنچتی تھی سارے سننے والے رو پڑے اور ان کی خوشی کے آنسو میں دور دور تک سب دیکھنے والے احمدیوں کے خوشیوں کے آنسو شامل ہو گئے۔ عجیب طرح کی وہ عید منائی گئی ہے اور اسی قسم کی عیدیں یورپ میں دوسری جگہ بھی منائی گئی ہیں۔ پاکستان میں بھی جو عیدیں منائی گئیں ان میں غریبوں کو اپنے ساتھ شامل کیا گیا اور جیسا کہ میں نے نصیحت کی تھی عیدوں کی صبحیں تو نمازوں سے معطر ہو گئیں اور نمازوں سے منور ہو گئیں اور عیدوں کے دن غریبوں کی ہمدردی سے روشن ہوئے اور غریبوں کی ہمدردی سے انسان کو رضائے باری تعالیٰ کا جو نور ملتا ہے اس نور سے روحیں نہا گئیں۔ بہت ہی پُر لطف کیفیات پر مشتمل خطوط ملتے ہیں اور لوگ بتاتے ہیں کہ اسطرح ہماری عیدیں سنور گئیں اور بہت ہی مزا آیا جو عام حالات میں عیدیں منانے کا مزا نہیں آیا کرتا تو خدا کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ نے ایک ایسی عید منائی ہے کہ جس عید میں باقی لوگ شریک نہیں ہو سکتے۔ ان بیچاروں کی پہنچ نہیں۔ انکی دسترس نہیں۔

اپنا تقویٰ خود کمائیں

آج اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یہ (-) نصیب ہے آپ نے دنیا میں کسی اور کو نیکیوں پر ایسا لبیک کہتا ہوا نہیں دیکھا ہو گا۔ چندوں کی تحریک کرو تو عورتیں زیور اتار اتار کر پھینکنے لگتی ہیں۔ لوگ قرضے لے لیکر اس امید پر چندے دیتے ہیں کہ خدا رزق بڑھائے گا۔ حیثیت سے بڑھ کر چندے دیتے اور پھر اللہ کی حیرت انگیز تائید کے نشان دیکھتے ہیں۔ ادھر ایک وعدہ کیا اور جانتے ہیں کہ نہیں لیکن سابقہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ وعدہ اتنے خلوص سے کیا جاتا تھا کہ خدا خود سامان کر دیتا تھا اور ادھر واقعۃً پھر دوبارہ وعدہ پورے کرنے کے سامان غیب سے ہو جاتے ہیں۔ پس یہ جماعت متقیوں کی جماعت ہے۔ میں اس کو پہلے مضمون کے ساتھ باندھ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں تاکید کرتا ہوں کہ دیکھو! تقویٰ کرو۔ تقویٰ کرو تو مراد یہ نہیں ہے کہ میں آپکو تقویٰ سے خالی دیکھتا ہوں۔ اگر تقویٰ سے خالی دیکھتا تو یہ باتیں مجھے دکھائی نہ دیتیں جو میں بیان کر رہا ہوں لیکن میں خطرات کے بعض مقام ضرور دیکھتا ہوں۔ پہلے کا کمایا ہوا تقویٰ ہے جو سہارا دے رہا ہوتا ہے۔ متقیوں کی اعلیٰ روایات ہیں جو آپکے جماعتی وجود کا حصہ بنی بیٹھی ہیں۔ اگر خود تقویٰ نہ کمایا تو اس کمائی پر زیادہ عرصہ گزارا نہیں ہو گا۔ آپ ہیں تو متقیوں کی جماعت لیکن اپنے باپوں کا تقویٰ نہ کھائیں۔ اپنے لئے تقویٰ پیدا کریں اور اپنی اولاد کے لئے تقویٰ چھوڑ کر جائیں تب آپ اس دعا کو اپنے حق میں قبول ہوتا دیکھیں گے کہ (-) اے ہمارے رب ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔

دعا قبول ہونے کی منت ضرور پوری کریں

اب آخر پر بظاہر ایک بے تعلق سی بات ہے لیکن اس میں بھی نیکی کا ایک پیغام دینا مقصود ہے اور وہ یہ بات ہے کہ آج سے ایک سال پہلے میری اہلیہ کا انتقال ہوا۔ اس ضمن میں کچھ نصیحتیں میں نے اس دن بھی جماعت کو کی تھیں اور ایک نصیحت آج بھی کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے بیماری کے آخری ایام میں یہ ذکر کیا کہ اگر خدا مجھے توفیق دے تو میری خواہش ہے کہ میں اپنی بچیوں کی شادی دیکھ سکوں تو میں خدا کی خاطر بعض غریب بچیوں کی شادی کرواؤں گی۔ میں نے ان کی زندگی ہی میں ان کی اس نیت کو پورا کر دیا اور اُن کو بتا دیا کہ تم ایک بچی کی کہہ رہی ہو میں چار کی کروا بیٹھا ہوں اور آئندہ بھی تمہاری خاطر تمہاری تمنا کو پورا کرتے ہوئے شادیاں کرواتا رہوں گا۔ اس میں دو نصیحتیں ہیں جو میں جماعت کو کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل یہ کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی منت مانگیں، کسی شرط کے ساتھ کوئی دعا کریں کہ اے خدا! تو یوں کر دے گا تو ہم یوں کریں گے تو کبھی یہ نہ کریں کہ خدا بظاہر ان کی دعا کو قبول نہ کرے تو وہ اپنی منت سے پیچھے ہٹ جائیں۔ یہ ایک بے ادبی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کی ایک قسم کی ناشکری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن سے مجھے یہ گُر سمجھائے رکھا ہے کہ جب بھی منت مانگو تو اگر خدا تمہیں بظاہر اس دعا کو قبول کرتا ہوا نہ بھی دکھائی دے تب بھی اس منت کو ضرور پورا کر دو۔ یہ خدا سے حسنِ خلق میں آگے بڑھنے والی بات نہیں۔ حقیقت میں خدا کے پیچھے چلنے والی بات ہے کیونکہ جو لوگ دعا کی حقیقت سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جو دعائیں بظاہر نامقبول ہوتی ہیں خدا بھولتا نہیں ہے۔ کسی حکمت کے پیشِ نظر بندے کی دعا قبول نہیں بھی فرماتا تو بعد میں اس دعا کے بدلے سو طرح سے اور چیزیں قبول فرماتا چلا جاتا ہے اور احسانات کا سلسلہ ترک نہیں فرماتا اور بعض دفعہ کچھ عرصہ کے بعد انسان کو محسوس ہوتا ہے کہ دعا کا اسطرح مقبول نہ ہونا بھی ایک رحمت تھی اور اگر انسان باریک نظر سے اللہ تعالیٰ کے نشانات کا تتبع کرے، ان کے تجسس میں رہے تو اسے بارہا اس دعا کے تعلق میں خدا کا غیب کا ہاتھ احسانات کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ پس اس مضمون کو سمجھنے کے نتیجہ میں مجھے کبھی بھی اس بات میں تردد نہیں ہوا کہ بظاہر منت کی وہ شرط پوری نہیں ہوئی اس لئے منت پوری نہ کی جائے بلکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ خدا نے تو وہ پورا کرنا ہی کرنا ہے۔ ہم نہ پیچھے رہ جائیں۔ اس لئے اللہ سے نیکی کا جو وعدہ کر لیا جائے وہ مشروط نہیں رہنا چاہیئے وہ ضرور پورا ہونا چاہیئے اور اس کے نتیجہ میں اللہ پھر مزید احسان فرماتا ہے۔ پس ایک تو یہ نکتہ سمجھانا مقصود تھا کہ آپ بھی اپنی مصیبتوں میں یا مشکلات میں یا ویسے اپنی تمناؤں کی طلب میں اللہ تعالیٰ سے بعض دفعہ یہ عرض کر بیٹھتے ہیں کہ اے خدا یوں کر دے تو میں یوں کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ اس طرح کرتا ہوا نہ بھی دکھائی دے تب بھی آپ اسطرح ضرور کریں جو آپ نے خدا کے حضور عاجزانہ منت مانگی تھی۔ نیت کی تھی یا نیکی کا ایک مشروط وعدہ کیا تھا۔

غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کی تحریک

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو میں بالعموم یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے ہاں غریب بچیوں کی شادی کروانے کو رواج دیں یہ کوئی ایسا نظام نہیں ہے جس کے لئے چندے کی کوئی تحریک کر رہا ہوں۔ میں صرف متوجہ کر رہا ہوں کہ ہمارے معاشرہ میں بہت سے ایسے غریب ہیں جن کی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں، اور ان کے لئے شادی کے کوئی سامان نہیں ہوتے اور ماں باپ اس غم میں گھلتے ہیں اور کڑھتے چلے جاتے ہیں اور دینی غیرت کا تقاضا ہے یا اپنی عزتِ نفس کا تقاضا ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلا سکتے (امام جماعت) سے چونکہ بے تکلفی ہوتی ہے اس لئے ان میں سے بعض لکھ دیتے ہیں۔ بہت سے نہیں بھی لکھتے ہوں گے مگر بہت سے ایسے ہیں جو بیچارے بغیر سامان کے بیٹھے ہیں اور ان کو دو سادہ جوڑے دے کر بھی بچی رخصت کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ اس لئے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ جماعت کے صرف متمول دوست ہی نہیں بلکہ درمیانی حیثیت کے دوست بھی اگر یہ نیت باندھ لیں کہ ہم اپنی بچیوں کی شادی پر جو خرچ کرتے ہیں یا اس کا دسواں حصہ یا پانچواں حصہ کسی غریب کی بچی پر خرچ کریں گے تو وہ روپیہ جماعت کو نہ دیں بلکہ اگر وہ تلاش کرنا چاہیں تو جماعت کے نظام کو مطلع کر دیں کہ ہماری نیت ہے کہ اس سال ایک شادی کروائیں گے، دو کروائیں گے، تین کروائیں گے اور ہماری توفیق کے مطابق اندازاً اتنا خرچ ہو گا تو آپ کے علم میں اگر ایسے غرباء ہوں تو بصیغۂ راز ہمیں مطلع کر دیں۔ اس میں راز رکھنا ضروری ہے اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہتر ہو کہ اس نظام کو امراء اور صدران اپنے ہاتھ میں رکھیں اور پھیلائیں نہیں۔ پھر اُن کے علم میں جو بھی خاندان ہوں ان کا ذکر مخفی طور پر ان خواہشمند دوستوں کے سامنے کر دیا جائے یا لکھ کر بھجوا دیا جائے اور باقی پھر اُن کو آپس میں ایک دوسرے سے تعلق اُستوار کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ جو لوگ بالکل مخفی ہاتھ سے یہ کام کرنا چاہیں وہ ان کو رقم بھجوا سکتے ہیں اور ان کے سامنے نہ آنا چاہیں تو نہ آئیں اور وہ لوگ جو دکھاوے کی خاطر نہیں بلکہ اس نیکی کا لطف اٹھانے کے لئے اور اس سے مزید نیکیوں کی روح حاصل کرنے کی خاطر ان سے ذاتی تعلق قائم کرکے پھر مخفی ہاتھ سے ان کی مدد کرتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے۔ پس ساری دنیا میں ہمیں غریبوں کی شادیوں پر ان کی مدد کا یہ نظام جاری کر دینا چاہیئے اور آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کے ذریعہ اسکی کثرت سے تشہیر کرنی چاہیئے اور ایسا ہو کہ کوئی بھی ایسا غریب احمدی گھرانہ نہ رہے جس کی شادی کی ضرورتوں میں اس کے بھائی شریک نہ ہوئے ہوں۔ ایک تو تحفہ دینے کا طریق ہے وہ تو ہوتا ہی ہے لیکن غریبوں تک بہت تھوڑے تحفے پہنچتے ہیں۔ اکثر تحفے تو اوپر کی سطح پر ہی آپس میں گھومتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں جو نظام بیان کر رہا ہوں یہ بہت ضروری ہے۔ جہاں تک یورپ اور امریکہ کے احمدیوں کا تعلق ہے ان کے لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ شادی کے قابل بوسنین بچیوں کی تلاش کریں اور بڑی آسانی کے ساتھ یہ اُن کیمپوں سے پتہ چل سکتا ہے جہاں وہ رہتے ہیں اور ہر شخص جو کسی بوسنین بچی کی شادی کی توفیق رکھتا ہو وہ اُن سے تعلق قائم کرکے اپنی پیشکش کر دے تو اسطرح ساری دنیا میں غرباء کی شادی میں سب احمدی شریک ہو جایا کریں گے اور جو اللہ کی رضا کی خاطر غرباء کی شادیوں میں شریک ہوتے ہیں میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اُن کی شادیوں میں اللہ اور اس کے فرشتے شامل ہوا کریں گے۔ ان کی اپنی شادیوں کو برکت ملے گی۔ وہ شادیاں خدا کے حضور معزز لکھی جائیں گی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور نیکی کی جو نئی نئی راہیں اللہ ہمیں دکھاتا ہے ان پر تیزی سے اور مضبوطی کے ساتھ اور مستقل مزاجی کے ساتھ ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا ہوتی رہے۔ (سلام)

واقفینِ نو بچیوں کی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلوانا یعنی EDUCATIONAL INSTRUCTIONS جسے بیچلر ایجوکیشن غالباً کہا جاتا ہے جو بھی اس کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو۔ ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے اور یہ سارے کام مردوں کے ساتھ ملے جلے بغیر سوائے ڈاکٹری کے باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جانا چاہئے یعنی لٹریری نقطۂ نگاہ سے۔ ادبی نقطۂ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہیئے تاکہ وہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں۔ اسی طرح اگر ہم سب اپنے آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کے بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہوگا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبۂ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد

محترم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) مرزا داؤد احمد صاحب

اک چراغ اور بجھا۔

۱۔ آج صبح صبح یہ غم انگیز خبر سنی کہ محترم کرنل داؤد احمد صاحب وفات پا گئے یقیناً ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۲۔ کرنل صاحب موصوف نے ۱۵ ار پنجاب رجمنٹ کی احمدیہ کمپنی سے فوجی زندگی کا آغاز کیا تھا۔ لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے تک پہنچے مگر ۱۹۵۳ء کے آشوب میں ملازمت سے فارغ کر دیئے گئے۔ پھر کچھ عرصہ P.I.D.C سے منسلک رہے کراچی میں ملازمت کی۔ راقم کو ۱۵ ار پنجاب کی ایک پلٹن کے ایک افسر نے جو اس وقت سیکنڈ لیفٹیننٹ تھے بتایا کہ ان کے کمانڈنگ افسر ہیں تو قادیانی مگر انتہائی قابل افسر اور شریف انسان ہیں۔ چاق و چوبند اور اعلیٰ درجے کی سپاہیانہ خصوصیات کے حامل ہیں انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ کمانڈنگ افسر صاحب نے پلٹن کے افسروں کو بلایا اور کہا کہ آپ لوگوں کا فوجی ڈرل کا معیار اچھا نہیں ہے۔ پھر اس قدر مستعدی سے ڈرل کا نمونہ ہمیں دیا کہ ہم ششدر رہ گئے۔

۳۔ انہی افسر نے مزید بتلایا کہ ایک دفعہ سوئمنگ پول پر افسران تیراکی کی مشق کر رہے تھے۔ کرنل صاحب بھی شامل تھے۔ مجھے قریب بلا کر آہستہ سے کہا کہ بغلوں میں یوڈی کلون کا چھڑکاؤ کرنا چاہیئے۔ میں نے عرض کیا۔ سر! ہم سیکنڈ لیفٹیننٹ لوگ کلونیں وغیرہ کہاں خرید سکتے ہیں۔ اس پر خاموش ہو گئے۔

اگلے روز کھیلوں کے لئے گئے تو کرنل صاحب نے مجھے بلا کر چپکے سے ایک شیشی یوڈی کلون کی میرے ہاتھ میں تھما دی۔

۴۔ کراچی میں اکثر ملاقات رہتی تھی۔ صبح کے وقت میں اپنی بیٹی عزیزہ زبیدہ کو سکول چھوڑنے ہاؤسنگ سوسائٹی کے علاقے میں جایا کرتا تھا وہیں کہیں کرنل صاحب بھی اپنی بیٹی کو چھوڑنے جایا کرتے تھے اس طرح سر راہے موٹروں میں اٹھتے بیٹھتے علیک سلیک ہو جاتی۔ ایک شادی پر کھانے کے بعد میں نے عرض کیا کہ میرا مکان قریب ہی ہے اگر پسند فرمائیں تو چائے کافی یا قہوہ وغیرہ وہاں چل کر پیا جائے۔ خاکسار راقم نے مزید عرض کیا کہ خاکسار کے دل میں خواہش ابھری ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو) کا ایک پوتا میرے گھر کو اپنے قدموں سے نوازے۔ بڑی خوشی سے ساتھ چل پڑے۔ چائے پینا پسند کیا۔ بچے پنجاب گئے ہوئے تھے۔ اردلی نے چائے تیار کی اور ہم دیر تک لان میں بیٹھے چائے کی چسکیوں کے ساتھ ساتھ خوشگوار گفتگو سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے لہجے میں جالندھر، لدھیانہ کی زبان کی ملونی معلوم ہوتی ہے۔ کہنے لگے مالیر کوٹلہ ان علاقوں کے قریب ہی تو ہے۔ آگے آپ خود سمجھ جائیں۔

۵۔ محترم کرنل صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) کی علالت کے دنوں کا ایک دلچسپ واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ وہ حضور کی زیارت اور بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو نام بتلایا کہ حضور میں مرزا داؤد احمد حاضر ہوں۔ کچھ دیر عیادت کرنے کے بعد اجازت لے کر چلا آیا۔ چند روز کے بعد پھر حاضر ہوا تو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا "آپ آگئے مرزا داؤد احمد (لفظ مرزا پر زور دے کر) میں شرمندہ ہوا۔ دراصل میں نے مرزا داؤد احمد اس لئے کہا تھا کہ جناب سید داؤد صاحب سے اشتباہ کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ اتنی شدید علالت میں بھی دل و دماغ کی برجستگی اور حسِ مزاح برقرار تھی

۶۔ اگلی ملاقات ڈھاکہ میں ہوئی جہاں وہ جناب مرزا مظفر احمد صاحب کے ہمراہ گئے تھے۔ وہ مشرقی پاکستان کے آخری ایام تھے۔ آنجہانی جسٹس کارنیلیس بھی ہمراہ تھے

۷۔ پھر آخری ملاقات ربوہ میں صاحبزادی شوکت صاحبہ بنت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سلمہا کی شادی کے موقع پر ہوئی۔ کہنے لگے آپ ویسے کے ویسے ہی ہیں جیسے آج سے سولہ برس پہلے تھے۔ کوئی فرق نہیں آیا۔

۸۔ میں نے شروع میں ایک مصرع

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محمد احمد چیمہ ابن غلام قادر چیمہ مسقط اومان حال ربوہ کو پہلے سردرد ہوئی پھر بخار ہوگیا اور اب اس پر بیہوشی طاری ہے اور اسکی حالت بہت نازک ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ صفرک ہسپتال ابوظہبی میں زیر علاج ہے۔

اس سے چھوٹا بیٹا مسعود احمد فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بچوں کی والدہ نسیم اختر صاحبہ بھی بیمار ہیں۔

○ محترمہ آمنہ خان بھاکھڑی صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ کے ماموں جان مکرم چوہدری محمد علی صاحب آف لاہور کا دوسری مرتبہ معدے کا اپریشن ہوا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں۔

○ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے جنرل سیکرٹری عبدالعزیز منگلا صاحب کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔

○ محترم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب آف کوئٹہ ابن ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ انجائنا کی تکلیف ہے عنقریب چیک اپ کے لئے کوئٹہ سے لندن جارہے ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم خالد احمد صاحب جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی بعمر ایک سال ۳ ماہ۔ کچھ دن بیمار رہ کر مورخہ ۲۱ مئی ۹۳ء کو وفات پاگئی ہے۔ بچی مکرم ملک مبارک احمد صاحب کی نواسی تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل سے نوازے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم غلام احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب)

○ مکرم غلام احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب ساکنہ مکان نمبر ۴B/۱ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان دو مکان جملہ ورثاء کے اتفاق رائے سے درج ذیل تفصیل کے مطابق منتقل کردیئے جائیں:۔

۱۔ مکان نمبر ۲/۱ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ ایک کنال چار مرلہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کے نام اور

۲۔ مکان نمبر ۴B/۱ دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ ایک کنال مکرم غلام احمد صاحب اور مکرم داؤد احمد صاحب پسران مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کے نام۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

۱۔	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ	بیوہ
۲۔	مکرم داؤد احمد صاحب	پسر
۳۔	، غلام احمد صاحب	۔۔۔
۴۔	محترمہ نبیلہ امۃ الرحمٰن صاحبہ	دختر
۵۔	، ناجلہ حفصہ صاحبہ	۔۔۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

بقیہ : ص ۶

لکھا تھا اک چراغ اور بجھا۔ خدا کرے اس چراغ کے بجھنے سے یہاں تاریکی نہ بڑھے اور وہاں ایک نورانی دنیا ان کی منتظر ہو۔

قدیمی ۔۔۔ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۲
برانچیں
○ کراچی: ۔۔۔ فون: ۴۱۳۲۵۱
○ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
○ ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
○ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
○ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
○ ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

سیلو کیب سروس کرایہ کیلئے
سوزوکی کار مہران LHP ۹۳۶۹
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
رابطہ: عمر خان بصیر پور ضلع اوکاڑہ۔ فون رہائش: ۲۳۴

اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی ہو یا فروخت کرنی ہو تو ہماری خدمات حاصل کریں۔
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ / ایک عدد ایئر کنڈیشن اچھی حالت میں برائے فروخت ہے

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر: ۴۱۴ ۔۔۔ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

۱۲ فٹ ہیوی ڈیوٹی ڈش اینٹنا مع ریموٹ کنٹرول و نیر ریسیور عمدہ پرفارمنس صرف ۱۵،۵۰۰/- روپے ہیں۔ نیز ہر قسم کی ڈشیں و دیگر سامان ہول سیل ہی دستیاب ہے۔
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ فیکس: ۶۱۰۱۷۸

• ٹیلیویژن • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزرز • واشنگ مشین • ڈیزرٹ کولرز۔ پنکھے • ٹی وی اینٹناز دستیاب ہیں
ٹی وی ٹاؤن نڑوالہ چوک فیصل آباد۔ فون ۲۳۳۲۲

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال
اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ L.N.B اصل گارڈنز U.S.A
پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان ۳۱ ۸ ۴۴ فون رہائش ۴۸۷

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی ۲۰/-
نور کاجل فی شیشی ۵/-
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس ۶۲۵/-
زدجامِ عشق ۳۰ گولی ۳۰۰/-
اکسیر معدہ ۸/- ۱۵/- ۳۰/-
قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۱۰/-
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۱۰/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۹ رمئی۔ گرمی کی شدت کا سلسلہ جاری ہے۔

○ سپریم کورٹ نے صدر غلام اسحاق خان کے ۱۸ ؍اپریل کو قومی اسمبلی توڑنے وزیر اعظم اور انکی کابینہ کو برطرف کرنے کے اقدام کو آئین کی دفعہ ۵۸ (۲) بی میں دیئے گئے اختیارات کے منافی قرار دیتے ہوئے قومی اسمبلی وزیر اعظم نواز شریف اور انکی کابینہ کو فی الفور بحال کرنیکا حکم دیا ہے۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے سپریم کورٹ کا فیصلہ قبول کرلیا ہے۔ ایوان صدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ صدر مملکت عدلیہ کا احترام کرتے ہیں پہلے بھی آئین کی پابندی کرتے رہے' اور آئندہ بھی کریں گے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا ہے۔ پی ڈی اے کے پانچ ارکان سمیت ۱۲۳ ؍ارکان نے اعتماد کا اظہار کیا۔ یاد رہے کہ انہیں ۲۰۲ میں سے ۱۰۳ ارکان سے اعتماد حاصل کرنا تھا۔ پی ڈی اے نے بائیکاٹ کیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کے خلاف جلد ہی تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے گی۔

○ بی بی سی نے سپریم کورٹ کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں سیاست کا نیا دور شروع ہوگا۔ صدر اسحاق خان اور بے نظیر بھٹو کے لئے مشکل مرحلہ ہے صدر اور وزیر اعظم کے تعلقات کی بحالی کا فوری امکان نہیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کی اور انہیں حکومت اور قومی اسمبلی کی بحالی پر مبارکباد پیش کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم سمیت پورے آئین کو بہتر بنایا جائے گا۔

○ پی ڈی اے' این ڈی اے' اسلامی جمہوری محاذ اور پاکستان مسلم لیگ (چٹھہ گروپ) نے مشترکہ اپوزیشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی سربراہ قومی اسمبلی کی قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو ہوں گی۔ سندھ ہاؤس میں ہونے والے اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں کہا گیا کہ نواز شریف کے اقتدار میں جمہوریت محفوظ نہیں اس لئے نواز شریف کے خلاف جدوجہد جاری رکھی جائے انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے لیڈروں کو اندرونی دباؤ تعلقات معمول پر لانے سے روکتے ہیں۔ لیکن امریکہ پرامن ذرائع سے مسائل کے حل کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

○ چنیوٹ اور نواحی علاقوں میں گرمی اور لو لگنے سے آٹھ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ جبکہ فیصل آباد میں زبردست گرمی سے ۱۳ ؍افراد جاں بحق ہو گئے ہیں ملک کے دیگر شہروں میں بھی شدید گرمی کی لہر سے درجنوں افراد کو بے ہوشی کے حالات میں سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں داخل کروایا گیا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کی بحالی پاکستان میں جمہوری روایات کی مضبوطی کا باعث ہوگی۔ اور آئندہ سے کسی کو عوام کے منتخب اداروں کو توڑنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جلد پورے ملک میں عوام کی حکومت ہوگی۔ اور نواز شریف کو اسلام آباد تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارا راستہ نہ تو پہلے کوئی روک سکا تھا نہ اب روک سکے گا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ان کی حکومت کی بحالی کے بعد ٹیلی وژن اور ریڈیو پر اپنے پہلے خطاب میں کہا کہ سب سے پہلے میں سپریم کورٹ کے عظیم کردار کی تعریف کروں گا۔ لیکن زیادہ اہمیت اس بات کو دیتا ہوں کہ آئین اور قانون کی بالادستی قائم ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا اپوزیشن سے خوشگوار تعلقات میں اب کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔

زعماء کرام کیا آپ نے سال ۱۹۹۳ء کی تجنید مرکز میں ارسال کردی ہے۔
قائد تجنید مجلس انصاراللہ پاکستان

فخر الیکٹرونکس
الفلک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج - ایرکنڈیشنر - ڈیپ فریزر
واشنگ مشین - سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 — 7239347
7223347

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خداوند کریم کی رحمت سے اسی 80 سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ○ اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی ○ بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس — فون PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان — فون PP. 510564
نارووال بائی پاس روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد ریلوے کراسنگ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
جوہر ولیج کیمپ فیز I بالمقابل ... لاہور
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	100
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	35
مٹی چھوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	20
بے بی گروتھ کورس	BABY GROWTH COURSE	30
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	60
بے بی ٹانک	BABY TONIC	12
آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20
بے ترتیب دانت کیور	IRREGULER TEETH CURE	20

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار - ربوہ پاکستان - فون آفس 771 کلینک 606

سفوف تبخیر معدہ ۱۵/- ۳۰/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زوجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار - ربوہ